## 69781 ـ كيا سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنا افضل ہے يا ہرماہ ميں تين ايام كے روزے ركھنا؟

**سوال**

ہر ماہ تين روزے ركھنا افضل ہيں يا كہ سواموار اور جمعرات كا روزہ ركھنا افضل ہيں، اور ان روزوں كے متعلق آنے والى احاديث كونسى ہيں ؟
اور ہر ماہ كے تين يوم كونسے ہيں، كيا يہ ہر ماہ كى 13, 14، اور 15 تاريخ ہے، اور حديث كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

جب ہم سوموار اور جمعرات اور ہر ماہ كے تين روزوں ميں فضيلت كا موازنہ كرنا چاہيں، تو ہميں سوموار اور جمعرات كا روزہ ہر ماہ كے تين روزوں سے افضل ملے گا؛ كيونكہ سوموار اور جمعرات كا روزہ ہر ہفتہ ميں ہے، اس كا معنى يہ ہوا كہ ہر ماہ اس نے آٹھ روزے ركھے، تو اس طرح اس نے دونوں فضيلتوں كو جمع كر ليا، يعنى سوموار اور جمعرات اور مہينہ كے تين روزوں كى فضيلت بھى.

اور ہر ماہ ميں تين روزے ركھنے صحيح ہيں چاہے وہ مہينہ كى ابتدا ميں ركھ ليے جائيں يا پھر درميان يا مہينہ كے آخر ميں ركھے جائيں، چاہے وہ ايك ايك كر كے ركھے يا اكٹھے تين ركھ لے، ليكن افضل يہ ہے كہ وہ ايام بيض جو كہ چاند كى تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ ہوتى ہے، كے روزے ركھے.

ذيل ميں ہم سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنا كى ترغيب والى احاديث ذكر كرتے ہيں:

ا ـ ابو قتادہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سوموار كے روزے كے متعلق دريافت كيا گيا تو انہوں نے فرمايا:

" اس دن ميں ميرى پيدائش ہوئى، اور اسى دن مجھ پر وحى نازل ہوئى "

صحيح مسلم حديث نمبر ( 1162 ).

ب ـ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنا تلاش كرتے تھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 745 ) سنن نسائی حدیث نمبر ( 2361 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1739 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب ( 1044 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ج - ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 747 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر ( 1041 ) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اب ذیل میں ہر ماہ تین روزے رکھنے کی ترغیب والی احادیث پیش کی جاتی ہیں:

ا ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، کہ موت تك ان پر عمل کرتا رہوں، ہر ماہ تین روزے رکھنا، چاشت کی نماز ادا کرنا، اور وتر ادا کرکے سونا"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1124 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 721 ).

ب - معاذۃ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ تعالی سے دریافت کیا: کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے؟

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں، تو میں نے انہیں کہا: وہ مہینہ کے کونسے دنوں میں یہ روزے رکھا کرتے تھے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: انہیں کوئی پرواہ نہیں مہینہ کے کسی بھی دنوں میں رکھ لیا کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1160 ).

ج - جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر ماہ تین روزے رکھنا سارے زمانے کے روزے ہیں، اور ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ کا دن ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر ( 2420 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب ( 1040 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

د - ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" جب مہینہ میں کوئی روزہ رکھنا چاہو تو تیرہ چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھو"

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 761 ) سنن نسائی حدیث نمبر ( 2424 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترغیب ( 1038 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لہذا تین روزے رکھنے کے حکم میں وسعت ہے، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بیان ہوا ہے، اور مہینہ میں روزہ رکھنے کے افضل ترین دین تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ جسے ایام بیض کہا جاتا ہے کہ روزے رکھنا ہیں، جیسا کہ دوسری صحیح احادیث میں آیا ہے.

شیخ محمد نب صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا ہر ماہ کے تین روزے صرف ایام بیض میں رکھنا ضروری ہیں ؟ یا کہ مہینہ کے کسی بھی دنوں میں رکھے جا سکتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" انسان کے لیے مہینہ کی ابتدا یا وسط یا آخر میں ایك ایك یا اکٹھے تین روزے رکھنے جائز ہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ ایام بیض تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے جائیں.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے اور انہیں یہ پرواہ نہیں تھی کہ مہینہ کی ابتدا میں روزے رکھیں یا آخر میں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 20 ) سوال نمبر ( 376 ).

واللہ اعلم .